

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَاشِيَّةُ مُسْنَدِ اَمَامِ اَمَمٍ

حضرت امام رضا قدس اللہ العزیز کا یہ حاشیہ بانی فقرہ حنفیہ مجتہد اعظم حضرت نعماں بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مشہور زمانہ مسنود پر ہے، مسنود امام اعظم رضی اللہ عنہ پر کچھ عرض کرنے سے پہلے اپنی سعادت کا طرہ امتیاز بیجھتے ہوئے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات بہت ہی اختصار کے ساتھ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جیکہ یہ الزام تمام کتب کے سلسلہ میں مطلوب و مقصود رہا ہے، ہر ہند کہ آپ کی سیرت پر بڑی بڑی خیالیں اور گرانیا یہ کتب موجود ہیں تو رو چار صفحات میں اس باکمال ہستی کے سوانح کو کس طرح سمویا چا سکتا ہے، میں یہاں چند بہت ہی اہم لکات آپ کی سیرت کے سلسلہ میں پیش کروں گا۔

آپ کا نام نامی نعماں بن ثابت ہے، کنیت ابو حنیفہ، اسی کنیت سے تمام دنیا میں مشہور و معروف ہیں، آپ فارسی الاصل تھے، شہر کوفہ کو آپ کے مولد ہونے کا فخر ہے، سنہ ۷۰ میں آپ کی ولادت ہوئی راسی پر اتفاق ہے، آپ کے والد کوفہ کے ایک عظیم تاجر تھے، اس طرح تجارت آپ کا ابائی پیشہ تھا۔ آپ علیل القدر تابعی ہیں اس لئے کہ آپ نے مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا شرف دیدار حاصل کیا (ادرتابی) وہی ذات گرامی ہوتی ہے جس کو کسی صحابی کی رو بیت کا شرف حاصل ہوا۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن ایس رضی اللہ عنہ متوفی ۷۸۲ھ

۲۔ حضرت عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہ متوفی ۷۴۸ھ

۳۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ متوفی ۷۹۶ھ

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ متوفی ۷۹۵ھ

- ۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، متوفی ۹۷ھ، بھری
 ۶۔ حضرت عبد اللہ بن جزال زہیدی رضی اللہ عنہ، متوفی ۹۹ھ، بھری
 ۷۔ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ، متوفی سنالہ، بھری، آپ صاحب اکرم میر آخوندی ہیں،
 جنہوں نے دوسری صدی بھری میں انتقال فرمایا۔

حضرت امام ابو عینیف رضی اللہ عنہ، نے حضرت ابو الطفیل صاحبی بھلی چیات میں پندرہ حج ادا کئے اسے ترف
ملاقات سے ہمراہ اندوڑ ہونے میں کسی طرح کا شک و شیرہ نہیں ہو سکتا،

امام اعظم رضی اللہ کی پیدائش عبد الملک اموی کی حکومت کے زمانہ میں ہوئی جس کی طرف سے مشہور
زمانہ ظالم جبل ج بن یوسف ثقیفی عراق کا گورنر تھا، کسب معاش کیلئے تجارت کا پیشہ اختیار کیا لیکن اس کے
ساتھ ہی ساتھ تحصیل علم میں بھی کچھ وقت مصروف نہ رہتے پھر امام شعیؑ کی ترغیب سے بڑی مستعدی کے ساتھ
تحصیل علم میں مصروف ہو گئے۔ لیکن تجارت کا شغل بھی چاری درساری رہا آپ کی تجارت حضرت صدیقؓ کی
کی طرح صدق و دیانت پر مبنی تھی۔

تحصیل علم پر خصوصی توجہ کا آغاز ۹۶ھ سے ہوتا ہے، جبکہ آپ کی عمر ۱۶ سال تھی اپنے
امام حمادؓ کی شاگردی اختیار کی اور یہ سلسلہ پرسوں تک جاری رہا، امام حماد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس ۱۷ھ
میں انتقال فرمایا تو یہ سلسلہ اختتم ہو گیا۔ امام ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے ابن دا علم الکلام حاصل کیا اور کئی
سال اسی میں صرف کر دیئے کہ اس دور میں علم الکلام کی تحصیل کو بڑا شرف اور فرراغ حاصل تھا۔
یہ مسلم ہے کہ فرقہ میں آپ کے استاد امام حماد بن ابی سلیمان مشہور تابعی ہیں اپنے عصر میں فتنہ میں
بے مثل و بے عدیل تھے امام نجفی رحمۃ اللہ کے ممتاز شاگرد تھے، اشاد امام حمادؓ کے علاوہ بھی امام صاحب
کے اور اساتذہ ہیں علماء شامی نے شرح درختار لیعنی رد المحتار میں ان کی تعداد چار بزار بتائی ہے، لیکن
خود امام صاحب نے کثرت شیوخ کا توزکر کیا ہے، لیکن ان کی تعداد نہیں بتائی ہے، افسوس کہ میں یہاں
ان جندا اور اسی میں ان کی فہرست کو پیش نہیں کر سکتا۔ البته ان اساتذہ میں صحیح کے واقعہ کی تعداد پھر اس کے قریب

شہر میں امام حادث کے انتقال کے بعد لوگوں کے اصرار بے حد سے مجبور ہو کر استاد کی خالی مسند تدریس کو ولق خوشی اگرچہ چند حلقوں ہائے درس اور بھی موجود تھے لیکن امام ابوحنیفہ کے حلقوں درس کی شان ہی پکھا اور تھی یہاں امام ابویوسف، امام زفر، قاسم بن معن چیئے شاگرد اکتساب فیض کے لئے عاشر ہوتے تھے کچھ عرصہ بعد ہی امام صاحب کے حلقوں درس کی شہرت دور دور پہنچ گئی اور شاگردوں کا اثر و دھام ہوتے لگا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قیامت باقی رہنے والا کارنامہ تدوین فقرہ ہے آپ نے تدوین فقرہ کام ۱۳۰ھ سے شروع کیا اور اپنے بے شمار تلامذہ میں سے چالیس اہل کماں کی ایک مجلس مقرر فرمائی جس کے اہم ارکان یہ تھے، امام ابویوسف، امام زفر، امام محمد بن خواجہ و اور طائی شیخ فقیل حبیبہم اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے عصر کا امام تھا۔ تدوین مسائل کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی مسئلہ پیش کیا جاتا تو اگر اس وقت تمام ارکان جواب پرتفق ہوتے تو اسی وقت فیصلہ تحریر میں لے آیا جاتا اور اگر اختلاف ہوتا تو آزادانہ بحثیں ہوتیں، امام صاحب مختلف اکاؤنٹ کر فیصلہ صادر فرماتے تو اس فیصلہ کے بعد بھی اختلاف رہتا تو اختلاف کو بھی فلمبند کر لیا جاتا، امام قوف کا قول ہے کہ امام صاحب نے تراسمی ہزار مسئلے لکھے ان میں سے اڑتیس ہزار کا تعلق عبادات سے ہے اور اڑتیس میں ہزار کا معاملات سے ہے، تدوین فقرہ کا یہ کام تا ۱۵۰ھ تک چاری ریا جو امام صاحب کا سال وفات ہے۔

حضرت امام اعظم کے فیصلوں کا مدارقرآن سنت اجماع (ائن شارحہ) قیاس اور استخانہ ہوتے تھے اگرچہ امام صاحب کو مقتدر مفہومی اروایت کہا جاتا ہے لیکن استنباط مسائل پر احادیث کے لئے وہ نہایت فرائدی سے کام یتے تھے خود فرماتے ہیں۔

اذ اصح الحدیث فهو مذهبی

(صحیح حدیث میں اندھہ ہے)

امام صاحب کے سامنے جب کوئی مسئلہ آتا تو پہلے قرآن سے استدلال کرتے پھر حدیث سے اس کے بعد اقوال صحابہ کا تبیع کرتے لیکن اقوال صحابہ میں اقربیں الی القرآن اور بھیرا قرب ای حدیث کو ترجیح دیتے تھے امام صاحب اقوال تابعین کا تبیع نہیں کرتے تھے بلکہ فراتے تھے۔

خس جال و ہم س جال

ہم بھی آدمی ہیں اور وہ بھی آدمی
پس ایسی حدیث پر اجتہاد فرماتے، لیکن ان کا یہ اجتہاد کتاب اللہ، سنت رسول اللہ
و رأّنار صاحب پڑھ کے خلاف ہرگز نہیں ہوتا تھا، اُپ نے داشکاف الفاظ میں فرمایا۔
اُتر کو اقولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قول کو خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قول صحابہ کے مقابلہ میں ترک کر دو۔
چنانچہ تمام اصحاب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا اس پراتفاق ہے کہ امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ ضعیف
حدیث قیاس سے بہتر ہے، امام صاحب کی مجلس تدوین فقہ اللہ کو شروع ہو کر ۳ سال تک
جاری ہی یعنی شاہزادہ تک اور یہی سال اُپ کا سال وفات ہے۔

حضرت امام رضی اللہ عنہ کی مجلس یعنی شرکاؤنڈ وین فقہ میں چالیس مثالاً ہر وقت شرکیں ہوتے تھے،
میں یہاں صرف چند حضرات کے اسماء گرامی تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ امام زفر ۵۸ م ۲، ۲۔ امام مالک بن فحول م ۵۹ م، ۳۔ امام داؤد طائی، ۴۔ امام قاسم بن معن
م ۷۵ م، ۵۔ امام عبد اللہ بن مبارک (م ۸۱ م)، ۶۔ امام ابو یوسف (م ۸۲ م)، ۷۔ امام فضیل بن عیاض
(م ۸۶ م)، ۸۔ امام محمد بن الحسن شیبیانی، ۹۔ حضرت یحییٰ بن زکریا بن ابی ماہد، ۱۰۔ حضرت یحییٰ بن سعید القطان
۱۱۔ امام دکیع بن الجراح (م ۹۶ م)، ۱۲۔ امام حسن بن زیاد (م ۹۷ م)، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ان میں سے اکثر حضرات
گرامی وہ ہیں جن کی روایات صحابہ متہ میں موجود ہیں، جوان کی منظمت علمی کی دلیل ہے۔

امام صاحب کے اساتذہ | حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کی تعداد ہزاروں سے
تجادز ہے ان میں سے یہاں صرف چند حضرات کے نام تحریر کئے جاتے ہیں، حماوی بن سلیمان، اُپ مشہور تابعی ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو راہیت کرتے ہیں اپنے عصر کے
فقہائی بے مثال میں سمجھتے، حضرت ابراہیم نجفی ٹس سے شرف تملک حاصل تھا، ۲۱ م ۷۰، ہجری میں اُپ کا
انقال ہوا، امام شعبہ بھی اُپ کے مشہور اساتذہ میں سے ہیں، درسرے اساتذہ کرام میں حضرت طاوس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا لِلَّهِ أَنَا إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ حَفْظُ الْأَنْوَافِ نَاصِمُ الْأَنْوَافِ كَلِيمَةُ الْحَفْظِ

سلم بن کہیل، حضرت ابراهیم بن محمد، حضرت ایوب سختیابی، حضرت اسماعیل بن ابی خالد، حضرت عبد الرحمن بن ہرزا العرج، حضرت سليمان بن بسار رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مسروط سوانح عمریوں (ترجمہ)، میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست موجود ہے۔

حضرت امام ابوحنین فرضی کے تلامذہ جس طرح آپ نے بے شمار اساتذہ سے کہب فیض کیا جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ ایک ہزار بتائی گئی ہے اسی طرح آپ کے تلامذہ کا شمار بھی دشوار ہے آپ کے تلامذہ میں آپ کی مجلس تدوین فقر کے تمام شرکاء کو شرف تلمذ حاصل تھا ان تلامذہ میں سے بعض کے نام تحریر کر چکا ہوں، اس مختصر مضمون میں تمام تلامذہ کے نام کس طرح تحریر کردیں جبکہ ان کی تعداد ہزاروں سے متباہز ہے۔

حضرت امام ابوحنین فرضی رضی اللہ عنہ کی

قصائیف

یہ مسلم ہے کہ فقہ حنفی کی تدوین یادستور اسلامی کے سب سے پہلے مولف حضرت ابوحنین ہیں اور دیگر ائمہ نے آپ ہی سے خوش چینی کی ہے، لیکن حضرت امام صاحب فرضی کی مرویات یا امام صاحب کا فقہی مجموعہ امام ابویوسف اور امام محمد حسن شیعیانی کے قلمب سے اچ بھی کتب ظاہر الروایۃ اور کتب نوادر کے نام سے مشہور و معروف ہے، کتب ظاہر الروایۃ میں

جامع الصیغیر، جامع الکبیر، زیادات، السیر الکبیر، السیر الصیغیر بہت مشہور و معروف ہیں اور کتب نوادر میں امام محمد کی دیگر چند کتب ہیں جو کیسانیات، جرجانیات، ہاردنیات، امالی امام محمد اور نوادر ابن رستم کے نام سے مشہور ہیں لیکن کتب ظاہر الروایۃ فقہ حنفی کی متداول

کتب ہیں جیکہ کتب نوادر کی طرف اس قدر اعتنا نہیں کیا گیا، البتہ صاحبین کی یہ کتب مذکورہ کتب کے علاوہ فقہ حنفیہ کی اولین کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ کتاب الآثار کتاب الحج، موطا امام محمد وغیرہ۔

امام ابوحنیفہ کی کتب احادیث

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین اور خارجیں نے غلط طور پر یہ مشہور کر دیا کہ جس میں معتبر پیش پیش ہیں کہ امام صاحب کی حدیث میں کوئی کتاب نہیں ہے، کتب احادیث میں امام صاحب کی مشہور ترین کتاب مسنداً مام اعظم ہے، مسنداً مام کے قبل اس کے میں امام صاحب کی مسنداً کا آپسے تعارف کراؤں یہ بتانا ضروری بھٹاہوں کے محدثین کرام کی اصطلاح میں مسنداً کہے کہتے ہیں۔

حدیث شریف کے مجموعہ کی اصل میں دو قسمیں ہیں (اعتبار راویان حدیث، اذل سانید و مصنفات)۔
سانید (واحد مسنداً) حدیث مبارکہ کی وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث ترتیب اوری کے حوالے سے جمع کی گئی ہیں یعنی لغزیجاً موصوف عزیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے راویوں کی حدیثیں ایک ہی جگہ بیان کردی چاہیں، مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی تعلم احادیث ایک جگہ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مردی احادیث ایک جگہ جمع ہوں، سانید کے بہت سے نجد میں ہیں ان میں مسنداً مام احمد حلبل ربی اللہ عنہ بہت زیادہ مشہور و مقبول ہے اور قدیم بھی ہے جس کی وجہ پر یہ کہ مسنداً مام اعظم کی اشاعت بہت بعد میں ہوتی۔

مصنفات (دواحد مصنف)۔ حدیث شریف کی وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث کو موضوعات فہری کے اعتبار سے جمع کیا گیا ہو۔ قدیم ترین مصنفات میں موطاً امام مالک رضی اللہ عنہ ہے۔

تیسری صدی ہجری میں کتب مصنفات میں صحاح شریف یعنی بخاری، مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، ترمذی اور زیلان یہاں مصنفات کے علاوہ بھی کتب مصنفات ہیں۔ مصنف عبد الرزاق، مصنف داقطنی

اور مصائب السر لغوی زیادہ مشہور ہیں یہ مصنفات کا ذخیرہ جس قدر عظیم ہے کسی دوسرے موضع پر عظیم ذخیرہ اسلامیات میں آپ کو نہیں ملے گا۔ لیکن میں یہ کہتے ہیں ہاں نہیں کروں گا اور نہ اس تاریخی حقیقت کو جھپٹلا بیجا سکتا ہے کہ مسانید و مصنفات و معاجم کے مد و نیں میں شوافع حفرات کی کثرت ہے جس طرح مفسرین میں ان کی کثرت ہے، البتہ احناف کے پاس فقہی تصانیف کا جزو ذخیرہ ہے، اس سے دیگر مذاہب کے دامن خالی ہیں۔

مسند امام اعظم رضی اللہ عنہ | جس طرح دنیا کے تصوف میں بلفوظات کے مجموعے میں اور شائع کی تقریروں کو جمع کیا گیا ہے، یا اما بہ کے خطوط یکجا کر دئے گئے ہیں، اسی طرح بہت سے ائمہ کرام ہیں جن کی طرف احادیث کے بڑے بڑے ذخیرے منسوب ہیں لیکن ان کو ان ائمہ کرام نے اپنے قلمب سے تحریر یا درون نہیں کیا ہے، فقرہ کی عظیم کتاب محیط سرخی کی نشانے پر کہ اس کو املائکل کیا گیا ہے، علامہ سرخی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ جو کچھ آپ فرماتے لکھ لیتے تھے بعمر حاضر میں ہر کسے ناپدید اعلام ڈاکٹر طاہر ہیں کہ ان کی تصانیف کا جامع کوئی اور ہے لیکن ان کتابوں کو ان جایا کی طرف منسوب نہیں کیا گیا، اسی طرح امام صاحب کی تصانیف فقرہ اور حدیث ہیں، یہاں چونکہ مجھے مسند کا ذکر کرنے لہے، اس لئے میں اس کی بابت عرض کروں گا۔ دوسری کتب فقہی کے ذکر کا یہ محل نہیں ہے، حدیث میں امام صاحب کے ۱۵ مسانید ہیں، ان میں سے بعض کی تشریح یہ ہے۔

جامع کاسال فات

امام اعظم کی مسند کے جامع

- ۱۔ حضرت حماد بن ابی حینیفہ
- ۲۔ حضرت امام ابو یوسف
- ۳۔ حضرت امام محمد
- ۴۔ حضرت امام حسن گوٹوی
- ۵۔ حضرت عظیم شیخ طریقت حافظ ابو النعیم اصفهانی

۶۔ امام ابو محمد عبد اللہ حارثی جازی

۷۔ الحافظ ابوالقاسم

۸۔ امام الحافظ ابوالخیر محمد بن المظفر

ان تمام مسانید کے سلسلے میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے جامع سوانح نگار امام الجوهرہ مصری اپنی کتاب میں رقمطران ہیں۔ ولیس ذلک بتعادح فی صحیۃ نسبہ:- اور ان سب کا امام صاحبؒ کی طرف نسبت کرنا کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔

ان حضرات کے علاوہ شیخ ابو بکر بن عبد الباقی، شیخ ابو احمد بن عبد اللہ جرجانی حافظ عمر بن الحسن الاشناوی، حضرت ابو بکر احمد بن الكلاعی اور ابو عبد اللہ محمد بن الحسین تھی جامیعین مُسند امام اعظم ہیں۔ مُسند امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں سب سے عظیم اور شاندار کام امام ایلی موسیٰ بن محمد بن محمود خوارزمی م ۶۵۵ ہے۔ علامہ خوارزمیؒ کی مُسند چونکہ تمام مسانید امام اعظم کی جامع ہے اس لئے اس کو احناف میں بہت قبولیت حاصل ہوئی۔

لسم الله الرحمن الرحيم

الثالثة قوله من الاعداد في المقدمة بحسب الفوول سعاده تدبرها ولم يعلم باذن
من المعائب عند كثير من العلماء رحمة سبعة امير المؤمنين وامير المؤمنين وامير المؤمنين
من الزنا فكيف نسبت امر امامية امير المؤمنين الى اصحابه وشاعر لان يكون تدبرها
على هؤن نوع ليس في الله ليس لا بد من تقبلاه فما انت غير بناس ولهموا
از اسمه واسمي
نيفون سعاده لارجع ملحوظة فما يتحقق ان زاد حاكم اسلام سبع امير المؤمنين واما الامر
ساع فله وله
قوله بين الاصناف والفترى معنى دليله كلام وشربته فانه سبب ما قبل اجمع عماله وابن اخيه
ما النص يرجح اور يما اجز

قوله بين الاصناف والفترى معنى دليله كلام وشربته فانه سبب ما قبل اجمع عماله وابن اخيه

وسر الراحلة ١٢

قوله ورواه الثالث قياس المتيبة اإن للاتكوان منها في كل توهبي للانفات وشرع يربخ بعض
اللاتكوان خصوصاً لذراة والنجارة لعمقها وشاع في انبساطها أكتافه ضيده محمد ولد
الخطيب بن عبد الله بن عبد الله

الخطيب بن عبد الله بن عبد الله

قوله وارباع حباب اللفرد وهو الدودان اي وجود الحدود الحديثة في الارض وعددهم سبعة عشر
قوله معنى مطرد وابو جعفر واصحابه رحم الله تعالى قلدت وليقي لها خاصه وهو قناس السپرة
بان لم يجد وسعه الا اصل الشراكه للعلمية ويدعى اصغر فديها ثم يقبل عليه كل الله واجه
فتعين للعلمية فحيث يوجد بعدد اكبر من العصافير امثال عذرا الا اذا ثبت كل من المطرد والفال
او بعض الجماع فالظرفية تتحقق اصحابه ارضي اللدر وعده ابو الحباب وابن عيسى وشحون ابو الجعل

بما في ذلك فهم لا يحصلون على المقطوع والمنقطع ومحظوظون بالكتاب والروايات المجهولة العين حتى باشر
الكتاب في كل وقت تابعي فيها نذراً وجهاً من الفتن والآفات وروأها كل ذلك في ذلك بعد القدام ثم علمسه
الصحابي رأى رواي وغير رواي اصحابي رأى الحديثة عامة له ذلك خلصه لغافر ودحوان ودفوفه أند باريد الوعي العظيم الحبر بركات
قوله قال سمعته نقلاً عن سمعة رسول الله صلى الله عليه وسلم نذر القمر بالجماع وغير صحيح ما ذكره ثابت
إذ رأى النساء وهم يسبعن من فتنها بالفضل من رواياته بعضها الرواية المعتبرة سلسلة مؤلف المسند
لرواياته نذر القمر عند ومن أدلائل عليه أن تقييده في ذلك يبرهن تناقضه الوضوء بفتحه عن حذف
عن أربعين التخري عن الناس بن ماءه أن النبي صلى الله عليه وسلم نذر قمره قال حدثنا محمد فخر رضيه مثل كل شئ
عنه نذر القمر واعتبره فهل ترى أن أبا حنيفة كان سمعه أوثق من غيره؟
بعد ذلك حاد عن رواياته عن النساء ٢٤

قوله عن علي بن أبي طالب صدوق اختلطه من المعاشر نذر القمر

قوله عن حماد وغيره رواية صدوق من الخامسة ١٥

قوله عن علي بن مرتضى ثقة من السادسة ١٦

قوله عن رياض بن محمد ثقة من الخامسة ١٧

قوله عن روب بن عمار ثقة من السادسة ١٨

قوله عن عبد الله بن أبي ميس ثقة من السادسة ١٩

قوله عن بن أبي يحيى موعله ٢٠

قوله عن محمد بن عبد الرحمن ثقة من السادسة ٢١

قوله عن أبي عطاء الطائي ثقة لرجليه ٢٢

قوله عن ابن عباس عن أبي نفرة رسول الله صلى الله عليه وسلم ٢٣

قوله في العرب والعشائر صححه بالذان وأبيه منه وأصبه روى المذاهب

قوله في شعر المذهب من عبد الرحمن بن أبي عبد الله بن مسعود المحسود المحسود من الطهرا رسول الله صلى الله عليه وسلم ٢٤

قوله عن ابن عثيمين في الفتاوى مقبول بن السايوجي خالرواتي مرسلاً ١٥

قوله عن عبد الله بن أبي الفارق ضعيف من السادسة ١٥

قوله عن عبد الله بن أبي أمية سهوب بن أبي المخارق ١٥

قوله أول ما تجزىء بن جابر وصوابه بشر بن نميرة ٢٣ رد المحتار على دلائله وابن داود و
المرجعى والنسائى وابن حبان ٢

قوله لأبي هريرة ببرتها أن زبيدة عند أبا عبد الله زبيدة وابنه زبيدة وشقيقها صدقة الصبح ٢٤

قوله عن مأمون بن النضر ذكر الحجارة للروايات عن ابن الأذن وعن بعض نسخة خاله حدثنا الأئم
بن أبي الأثير ثم يضع ابن الأثير قال محمد قال أخبرنا مأمون بن النضر عن نافع بن عبد الله قال

لذا اصحابت أخوه وهو الدمشقي بالطهارة رأينا أن زبيدة زوجها وشقيقها عندها صدر في المقدمة
عن شيخ الأئم شاعر بن حجر زوجها رواه ابن الجوزي عنه مأمون ثم ثبت وانكماشت ففيه برق الحكایة

لما قصد الرأفة ٢٥

قوله عن ابن ملون عن عبد الله بن شداد أنه إذا عرق في الماء أسرد أبات ثم سند وهي أخرى
ابو حنيفة ملون بن أبي حنيفة عن ابن عباس عن زيد بن علي صدح اللهم لك الحمد والحمد -

والمحظوظ في روايات الحسن البصري فيه عن ابن ملون عن عبد الله بن شداد عن عبد الله
بن عباس قال حرمته الحمر لا يذكره في عقوبة الحجر ٢٣ وبيان الصحيح الحسنون في تبلدة أو زان ٢٤

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كَيْفَ يُخَلِّي عَنِّي سُولُّهُ الْكَرِيمُ

١١١) قولة عن أبي بن سعيد القطان أقول ذكرقطان بهذا دعيم وإنما أبوئبي بن سعيد بن قيس
أنه أخوه من التابعي لا يحيى بن سعيد بن فروخقطان من تبع التابعين فهو أواى
عن أبي قاتم والأنولهم لاما مامه دواثية عنه وبالدليل القاطع ما يأتي في العذبة القابلة عن يحيى بن
سعيد بن فرس قال آخر حدثت النبي ناز الرائق في أمراً بعدها فشارى فقد لفوا أنهم
سيزد شعر رسمه العمى الأشوف ثم واد عليه سبعة من أصحابه ١٢

١١٢) قوله تعالى يا أيها من الذات الذي أقول بذاته أصل عذبهكم كبارها وآشفلها فانه ينفعك في كثير
من الأمور والآيات أنت عن جمرة أقول إنني ابن المسترشن رب المجد وهو أبا هبتهم بن
عبد الله المسترشن عدا بالكتوفة قال مجذر الأدح ركان افتقد من رأينا بالكتوفة في زناه وهو روي
من أبوبكر وغيره وبره من خمسة وانظر على سمع النساء ارسل ١٣

١١٣) قوله تعالى ابن زيد لعل صوابه شامة بن نافع ١٤

١١٤) قوله تعالى ابن الحارث أبي عبد الله ١٥

١١٥) قوله أبي العجبي بل هو ابن عبد الله كما سبق في الصفحة الماضية ١٦

١١٦) قوله عن أبي بكر الجهم أبي بكر بن أبي الجهم ١٧

١١٧) قوله أبي الحفي أقول إن ثبتت أن المراد به فرسان والافقى شیوخ الامر من بوك الجهم ١٨
قوله عن عبد الله بن عمرو بن العاص كما في صحيفته

١١٨) قوله تعالى صفر المغرب صوابه العصر ١٩

قوله قال باغنى النزى باغنه سهل جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما ٢٠